سبق-8

بطخ میاں

جن لوگوں نے وطن عزیز سے محبت کی ان مجاہدین آزادی کو ہم بھی جانتے ہیں لیکن کچھ ایسے بھی لوگ تھے جنھوں نے اپنے جان و مال کی قربانیاں دے کر ان مجاہدین آزادی کی جان بچائی اور ہم انہیں آج جانتے بھی نہیں۔ انہیں لوگوں میں صوبہ بہار کے دکھنی چمپارن (ضلع موتیہاری) کے ایک عام شخص تھے جناب بطخ میاں انصاری۔ جنھوں نے 1917ء میں ہی مہاتما گاندھی کی جان بچا کر وہ کارنامہ انجام دیا جس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے اپنے کردار اور دوراندیشی سے یہ کام انجام دے کر ملک وقوم کے افراد کو وطن پرستی، وفاشعاری کا ایک انمول سبق پڑھایا۔

جناب بطخ میاں کی پیدائش ۱۸۶۷ء میں ایک چھوٹے سے گاؤں ''سسواں اجگری،، ضلع موتیہاری میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام جناب محمد علی انصاری تھا۔ موتیہاری میں انگریزوں کی ''نیلہے کوٹھی'' میں بطخ میاں ''خانسامہ'' کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔

بات اس وقت کی ہے جب گاندھی جی نے نیلہے انگریز حکمرانوں کے مظالم اور ''نیلہے کوٹھی'' کا جائزہ لینے کے لئے 1917ء میں چمپارن کا دورہ کیا تھا۔ اس دورے میں ڈاکٹر راجندر پرساد (پہلے صدر جمہوریہ ہند) کے علاوہ اور کئی ہندو مسلم رہنما شامل تھے۔ گاندھی جی نے جب ''نیل کی کھیتی'' کرنے والے کسانوں پر بربریت کی داستان، گاؤں گاؤں کے ہزاروں کسانوں کی زبانی سنا۔ تو سبھی گاؤں والے انگریزی حکومت کے جابر و شاطر افسران کی پرزور مخالفت کرنے لگے۔ حکمران انگریزوں کی

کوئی فرد بھی گواہی دینے کے لئے راضی نہ ہوا۔ اس بات کی خبر جب انگریز عہدہ داروں کو معلوم ہوئی تو،، وہ کسانوں کے ہمدرد رہنما گاندھی جی کی جان لینے کے لئے ناپاک منصوبہ بنانے لگے۔ جب ڈاکٹر راجندر پرساد کے ہمراہ گاندھی جی موتیہاری سرکٹ ہاؤس میں رات کے قیام کے لئے پہنچے تو ان کی نگرانی کے لئے ایک انگریز مینیجر مسٹر اِروِن کو بحال کیا گیا۔ مسٹر اروِن نے گاندھی جی کے ہمراہ کئی رہنماؤں کو رات کے کھانے پر مدعو کیا۔ مسٹر اروِن نے بطخ میاں کو بلا کر کہا کہ ''تم ہندوستانی ہو اور خانسامہ ہو کر تم ہندوستانی کھانا بنانا اچھا جانتے ہو تم پر کوئی شک بھی نہیں کرے گا۔ میرا ایک کام نہایت خاموش اور سمجھ بوجھ کے کرنا کہ کھانا کھانے کے بعد جب گاندھی جی کو بکری کا دودھ دو، تو اس میں زہر ملا دو، تا کہ ان کا کام تمام ہو جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہیں دولت سے مالا مال کر دیا جائے گا اور ایسا نہیں کر سکے تو تمہیں خانسامہ کی نوکری سے نکال دیا جائے گا۔ تمہاری گھریلو جایداد ضبط کر لی جائے گی اور تمہاری زندگی تباہ کر دی جائے گی۔

خدا پرست جناب بطخ میاں انصاری انگریزوں کی اعلانیہ لالچ اور زبردست دھمکیوں کی پرواہ کئے بغیر انگریزوں کی سازشی ذہنیت سے آگاہ ہو گئے اور اپنے ملک کی وفاداری کے فروغ کے تحت گاندھی جی کی زندگی کو بچانا اپنا اولین فرض سمجھا ''نیلہے کوٹھی'' میں رات کے کھانے کی دعوت کے دوران جب بطخ میاں انصاری نے انگریزوں کی نظر میں بکری کے دودھ والے گلاس میں جان لینے والا زہر ڈالا، مگر خوفِ خدا اور ضمیر کی خلاف ورزی نہ کرتے ہوئے جب دودھ کا گلاس گاندھی جی کو پیش کرنے لگے تو اپنے ہاتھ کو تھرتھراتے ہوئے، ان کے قریب پہنچ کر ہاتھ سے گلاس چھوڑ دیا، گلاس گر کر چکنا چور ہو گیا اور فرش پر زہریلا دودھ پھیل گیا۔ اس طرح انہوں نے انسان دوستی اور وطن پرستی کا بھرپور مظاہرہ پیش کر کے ایک بڑا کام انجام دیا اور پھر ہمارے مقبول قومی رہنما موہن داس کرم چند گاندھی جی زندہ وسلامت رہے۔ اس واقعہ کے چشم دید گواہ ہمارے پہلے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد تھے۔

اس واقعہ کے دوسرے دن گاندھی جی اپنے احباب کے ساتھ موتیہاری سے پٹنہ کے لئے روانہ ہوئے مگر جناب بطخ میاں پر انگریز افسران نے بڑے مظالم ڈھائے۔ انہیں سرکٹ ہاؤس کے خانسامہ کی نوکری سے برخاست کردیا۔ ان کی زمین اور چند جائیداد کو ضبط کرلیا گیا اور انہیں تاعمر اذیتیں دی گئیں۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد بھی جناب بطخ میاں نے اس واقعہ کا ذکر کسی دوسروں سے نہیں کیا اور اپنے سینے میں ان مظالم کو دبائے رکھا۔ آزادی کے بعد وہ اس واقعہ سے کافی فائدہ اٹھا سکتے تھے، مگر ان کے نفس نے اس کی اجازت نہیں دی۔ گاندھی جی کو "حیات بخش بنانے کا راز" تو شاید جناب بطخ میاں کے انتقال کے بعد قبر میں ہی دفن ہو جاتا، اگر اس کا انکشاف موتیہاری کے جلسۂ عام 1950ء میں ہمارے دیس رتن ڈاکٹر راجندر پرساد نے نہیں کیا ہوتا۔

واقعہ یوں ہے کہ آزادیٔ وطن حاصل ہونے اور پہلے صدر جمہوریۂ ہند کے اعلیٰ عہدہ سنبھالنے کے بعد 1950ء میں چمپارن کے موتیہاری ریلوے اسٹیشن پر ہی ڈاکٹر راجندر پرساد کے استقبالیہ جلسے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ انہیں دیکھنے اور ان کی باتوں کو سننے کے لئے موتیہاری ضلع کے معزز شہریوں کی بھیڑ امڑ پڑی تھی۔ مجلس استقبالیہ کی ابتداء میں ریل کی پٹریوں سے گذرتے ہوئے ایک کم قد کے انسان سانولا رنگ جسم گٹھیلا گول چہرہ گھٹنے تک موٹیا کھدر کی دھوتی اور گنجی پہنے ایک شخص آکر کھڑے ہوئے اور قومی رہنماؤں کی باتوں کو سننے میں محو ہو گئے۔ راجندر بابو کی مردشناس نظروں نے اس شخص کو پہنچان لیا اور اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے اپنے قریب آنے کی خواہش ظاہر کی۔ وہ شخص بھی حیرت زدہ رہا اور پھر راجندر بابو کی نشست گاہ تک پہنچ گیا۔ انہوں نے اس شخص کو گلے لگایا، خیریت دریافت کی اور اسے بغل گیر ہونے کو کہا۔ جلسہ گاہ کے افراد حیرت میں تھے کہ آخر اس شخص میں کون سی خوبی ہے کہ صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرساد اتنی شفقت وعزت کے ساتھ پیش آرہے ہیں۔

جب جلسہ گاہ میں ڈاکٹر راجندر پرساد، عوامی طور پر آزادی کی مبارکباد دینے اور تقریر کرنے کھڑے

ہوئے تو اس شخص کا تعارف اپنے مخصوص لہجے میں یوں کہا کہ " یہ وہی ہمارے پرانے ساتھی اور ملک وقوم کی وفادار شخص ہیں، جنہیں ہم سبھی جناب بطخ میاں کے نام سے جانتے ہیں"۔ انہوں نے اپنے کردار اور کارناموں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انسان دوستی اور وطن پرستی ایمان کا آدھا جُز ، یہ وہی ہیں جن کے ذریعہ انگریز افسران ایک خطرناک سازش کے تحت ان ہی کے ہاتھوں ہمارے بزرگ قومی رہنما گاندھی جی کے کھانے میں زہر دلوا کر گاندھی جی کی زندگی کے خاتمے کا منصوبہ بنایا تھا، مگر جناب بطخ میاں کی اسلامی تعلیمات، قومی سوجھ بوجھ اور عملی کارہائے نمایاں سے گاندھی جی کی زندگی کا ایک بڑا حادثہ ٹل گیا اور آج ہم آزاد ہندوستان میں آزادی کا پرچم لہرا رہے ہیں۔

راشٹرپتی بھون، نئی دہلی میں جب جناب بطخ میاں کے انتقال پُر ملال 1957ء کی خبر ملی تو ڈاکٹر راجندر پرساد نے صدمہ کا اظہار کیا اور ان کی روح کے لئے نیک دعاؤں کے ساتھ تعزیت پیش کی۔ انہوں نے جناب بطخ میاں کے بچوں کو 3۔دسمبر 1958ء کو راشٹرپتی بھون بلایا' ان سے ہمدردی اور شفقت کے ساتھ اپنے ہمراہ ٹھہرایا، ان لوگوں کے ساتھ تصویریں کھچوائیں اور تحفہ تحائف کے ساتھ انہیں موتیہاری کے لئے روانہ کیا۔

آخر میں یہ کہا جائے کہ "اگر بطخ میاں جیسے وطن پرست دوست نہیں ہوتے تو ہندوستان کی تاریخ آج کچھ اور ہوتی"

1- بطخ میاں کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی تھی؟

2- وہ کون سا کام کیا کرتے تھے؟

3- گاندھی جی نے چمپارن کا دورہ کس سال کیا تھا؟

-4 ''نیل کی کھیتی'' کرنے والے کسانوں پر انگریزوں کے مظالم بیان کیجیے؟

-5 تحریک آزادی سے ہٹانے کی انگریزوں کی سازش بیان کیجیے؟

-6 بطخ میاں کو زہر بھرا دودھ کا گلاس نہیں دینے کی کیا سزا ملی؟

خالی جگہوں کو بھریے:

-1 کس نے گاندھی جی کی حیات کو.................... بچایا؟

-2 بطخ میاں.................... گاؤں میں پیدا ہوئے تھے؟

-3 بطخ میاں ایک.................... خادم تھے۔

-4 خانسامہ کی نوکری.................... میں کیا کرتے تھے؟

-5 چمپارن دورہ کے وقت.................... شامل تھے۔

پڑھیے اور سمجھیے:

1	:	اٹوٹ	:	نہیں ٹوٹنے والا۔
2	:	حیات بخش	:	زندگی دینے والا۔
3	:	وفا شعاری	:	وفاداری۔
4	:	خدا پرست	:	اللہ کی بندگی کرنے والا۔
5	:	چشم دید	:	آنکھوں کا دیکھا۔
6	:	نظر شناس	:	نظر پہچاننے والا۔
7	:	متحیر	:	تعجب ہونے والا۔
8	:	سازش	:	کسی کو نقصان پہنچانے کی غرض سے منصوبہ بنا۔
9	:	انکشاف	:	کسی نئی بات کا اظہار۔

سوچیے اور لکھیے:

1- آزادی کے متوالوں سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
2- کس نے وطن پرستی اور وفا شعاری کا انمول سبق پڑھایا؟
3- انگریزوں کی اعلانیہ سازش سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
4- بُلّن میاں کو انگریزوں کے ستم سے کب نجات ملی؟
5- پہلے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد کو کب اور کہاں استقبالیہ کے لئے دعوت دی گئی؟
6- استقبالیہ جلسے میں ڈاکٹر راجندر پرساد نے کسے عزت بخشی؟
7- بُلّن میاں کے بچوں کو راسٹر پتی بھون" میں کس طرح اعزاز ملا؟

واحد اور جمع کو چنیئے اور صاف صاف خانہ بنا کر لکھیے:

عزیز۔ افراد۔ خادم۔ رہنماؤں۔ افسر۔ خدمت۔ عہدہ داروں۔
منصوبہ۔ دھمکیوں۔ قربانی۔ احباب۔ نفس۔ شہریوں۔ کردار۔ حادثہ

واحد	جمع

اپنی یاد سے کم از کم دو مجاہدین آزادی سے متعلق چند سطور تحریر کیجیے:

....

....

....

....

....

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

اساتذہ کے تعاون سے بہار میں آزادیٔ وطن کی کہانی سنیے: اور اپنی زبان میں تحریر کیجیے

....

....

....

....

....

....

....

....

ذیل کے الفاظ سے اس طرح جملے بنایئے کہ ان کی جنس ظاہر ہو جائے۔

1 : قیامت ....

2 : قوم ....

3 : حکومت ....

4 : شک ....

5 : دولت ....

6 : لالچ ....

7 : نفس ....

8 : خبر ....

ذیل کے لفظوں میں ''ی'' لگا کر نیا لفظ بنائیے اور اسے جملوں میں استعمال کیجیے:

قوم+ی	قومی	قومی ترقی کا انحصار تعلیم ہے۔
	....	....
کھیت۔	....	....
زبان۔	....	....
ہندوستان	....	....
نوکر۔	....	....
وفادار	....	....
دوست۔	....	....